26119-پچھلے سالوں کی زکاۃ کی ادائیگی

سوال

میں نے پچھلے برسوں کی زکاۃ ادا نہیں کی اس کا سبب میرا صراط مستقیم سے دوری تھی، الحمد للہ میں پچھلے برس اسلام کی طرف پلٹا ہوں، اور مال کما رہا ہوں میں اب زکاۃ کی ادائیگی اور حتی الامکان اپنے ماضی کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں، ماضی میں میرے ذمہ کچھ قرض ہے جو میں اب تک ادا نہیں کر سکا، لہذا میں پچھلے برسوں کی زکاۃ کیسے ادا کر سکتا ہوں، اور کیا یہ زکاۃ قبول ہوگی کیونکہ میں پچھلے برسوں میں ادا نہیں کر سکا، اور اب میں حرام مال کے ساتھ قرض کی ادائیگی کرونگا؟

پسندیدہ جواب

آپ کی ہدایت پر ہم اللہ تعالی کا شکر اور اس کی تعریف کرتے تھے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو ثابت قدم رکھے، اور آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی غفور الرحیم ہے، اور وہ اپنے بندے کی توبہ سے حالانکہ وہ اپنی مخلوق سے سے غنی اور بے پرواہ ہے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ عطا فرمائے.

جس مال کے آپ پچھلے برسوں میں مالک تھے، اس میں سے ہر برس کا قرض نکال کر آپ کو ہر برس کی زکاۃ ادا کرنا ہوگی، اگر آپ کسی بھی برس کی یقینی رقم جانتے ہیں تو اس کی زکاۃ آپ کے ذمہ ہے، اور اگر آپ کو مال کی مقدار کا علم نہ ہو سکے تو آپ اس کی تحدید کرنے میں کوشش اور جدوجہد کریں، اور اس کا اندازہ لگا کر زکاۃ ادا کر دیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے پانچ برس تک زکاۃ کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے کام لیا، اور اب اس نے ایسا کرنے سے توبہ کر لی ہے، تو کیا توبہ اس کی زکاۃ نکالنے کو ساقط کر دیتی ہے؟

اور اگر زکاۃ ساقط نہیں ہوئی تو اس کا حل کیا ہے؟ اور اس مال کی مقدار دس ہزار سے زیادہ ہے، لیکن اب وہ مقدار کا علم نہیں رکھتا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

زکاۃ اللہ تعالی کی عبادت اور فقراء و مساکین کا حق ہے، اگر کوئی شخص زکاۃ ادا نہیں کرتا تو وہ دو حقوق کو توڑنے کا مرتکب ہوا، ایک تو اللہ تعالی کا حق، اور دوسرا فقراء و مساکین وغیرہ کا حق، لہذا جب وہ پانچ برس بعد توبہ کر لے جیسا کہ سوال میں ہے تو اس کے ذمہ سے اللہ تعالی حق ساقط ہو جاتا ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اور وہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور ان کی برائیوں کو معاف کرنا والا ہے}. الشوری (25).

اور دوسرا حق باقی رہ جاتا ہے، جو فقراء و مساکین وغیرہ مستحقین زکاۃ کا حق ہے، لہذا اس پر واجب ہے کہ وہ زکاۃ انہیں ادا کرے، اور ہو سکتا ہے توبہ کی بنا پر اسے زکاۃ کی ادائیگی کا اجر و ثواب بھی حاصل ہو؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فضل بہت وسیع ہے.

اور رہا مسئلہ زکاۃ کا اندازہ لگانا: تو اسے حسب استطاعت زکاۃ کی مقدار کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنا ہوگی، اور پھر اللہ تعالی بھی صرف اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی کسی میں استطاعت ہو، مثلا: اگر دس ہزار ہو تو پھر سال میں کتنی زکاۃ ہوگی؟ اس میں دو سو پچاس، اور اگر زکاۃ کی مقدار دو سو پچاس تو پچھلے برسوں کی دو سو پچاس کے حساب سے ہر سال کی زکاۃ نکال دے، لیکن اگ

کسی سال مال زیادہ ہو گیا ہو تو پھر اس زیادہ مقدار کی بھی زکاۃ نکالنا ہوگی، اور اگر مال میں کسی برس کمی ہوئی ہو تو کمی ہونے کی بنا پر زکاۃ بھی ساقط ہوگی.

دیکھیں: اسئلہ الباب مفتوح س (494) لقاء (12).

واللہ اعلم.